108591 ـ ويب سائٹ كى فيس ادا كر كے انعامى مقابلہ كے سوالات كا جواب دينا

سوال

درج ذيل انعامى مقابلہ كا حكم كيا ہے:
انٹرنيٹ پر ايك ويب سائٹ انعامى مقابلہ كا كارڈ پچيس ڈالر ميں فروخت كرتى ہے، اور اس كى خريدارى پر مقابلہ ميں شركت كر كے سوالات كے جواب دے كر بغير كسى قرعہ اندازى كے انعام حاصل كيا جا سكتا ہے، مقابلہ ميں تيس سوالات ہيں، اور ہر دس سوالات كا ايك مرحلہ شمار ہوتا ہے، مثلا آپ نے پندرہ سوالات كے جواب صحيح ديے، اور 16 سولہويں سوال كا جواب غلط تو آپ دس سوالات كا انعام حاصل كر سكتے ہيں، اور اسى طرح ہر دس سوالات كے مرحلہ كا انعام. ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ انعامى مقابلہ قمار بازى اور جوا كى صورتوں ميں سے ايك صورت اور شكل ہے، اور قمار بازى كو اللہ سبحانہ و تعالى نے قطعى طور پر حرام كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اے ايمان والو! بات يہى ہے كہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نكالنے كے پانسے كے تير يہ سب گندى باتيں، شيطانى كام ہيں، ان سے بالكل الگ رہو تا كہ تم كامياب ہو جاؤ، شيطان تو يہى چاہتا ہے كہ شراب اور جوئے كے ذريعہ تمہارے آپس ميں ميں عدوات اور بغض پيدا كر دے اور تمہيں اللہ تعالى كى ياد اور نماز سے روك دے تو اب بھى باز آ جاؤالمآئدة (90).

الماوردى رحمہ اللہ جوے كے متعلق كہتے ہيں:

جوا يہ ہے كہ جس ميں داخل ہونے والا كچھ لينے والا بن جائيگا اگر اس نے ليا، يا پھر نقصان اٹھانے والا ہو گا اگر اس نے ديا " انتہى

ديكھيں: الحاوى الكبير (15 / 192).

اور اس معاملہ اور مقابلہ ميں بھى يہ چيز موجود ہے، كيونكہ اس ميں شركت كرنے والا شخص يا تو شركت كى فيس سے بھى ہاتھ دھو بيٹھتا ہے، يا پھر اگر سوالات كے جوابات دے ديے تو ادائيگى سے زيادہ رقم حاصل كر ليتا ہے.

اور حرمت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تیر اندازی، یا اونٹ یا گھوڑے کے مقابلہ کے علاوہ کسی میں بھی معاوضہ اور انعامی مقابلہ نہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1700) سنن ابو داود حدیث نمبر (2574) سنن نسائی حدیث نمبر (3586) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2878) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

السبق: وہ انعام ہے جو دوڑ میں حصہ لینے والا حاصل کرتا ہے.

النصل: تیر اندازی.

الخف: اونٹ.

الحافز: گھوڑا.

نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین اشیاء اس لیے ذکر کی ہیں کہ یہ جہاد فی سبیل اللہ میں استعمال ہونے کے آلات ہیں.

لیکن بعض علماء کرام نے اس کے ساتھ ان اشیاء کو بھی ملحق کیا ہے جو اس کے معنی میں ہوں اور ان سے جہاد فی سبیل اللہ، اور دین کی نصرت و معاونت میں مدد لی جاتی ہو، مثلا گدھوں اور خچروں کی دوڑ، اور اسی طرح دینی اور فقھی، اور قرآن مجید اور حدیث شریف حفظ کرنے کے مقابلے منعقد کرانا، یہ جائز ہیں، اور ان میں عوض خرچ کرنا جائز ہے.

اس لیے انعامی مقابلوں میں حصہ لینے کے لیے فیس اور مال کی ادائیگی جائز نہیں، پھراگر وہ اس میں کامیاب ہو جائے تو انعام حاصل کریگا، صرف ان مقابلوں میں شرکت کرنا جائز ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالنص بیان کیے ہیں.

واللہ اعلم .